© rasailojaraid.com

قوم کے روشن ضمیر وکلاء کی ذمہ داری ہے کہ نسل نو کو زنا، عاشقی اور شراب نوشی جیسے گناہوں پر ابھارنے والی ایسی نصابی وغیر نصابی کتابوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں میں مقدمہ دائر کریں، کیونکہ یہ پاکستانی قانون کی رو سے بھی قابل دست اندازیِ پولیس جرائم ہیں۔

بہر حال موجودہ نظام تعلیم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش ہے، جس کو ''روشن خیالی'' یا ''لبرل ازم'' کے نام پر جبراً مسلط کرنے کی ٹھانی جارہی ہے۔ اقبالؒ نے کہا تھا:

اسی کشاکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں — کبھی سوز و سازِ رومیؒ، کبھی پیچ و تابِ رازیؒ
وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں — اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

اردو ڈائجسٹ میں ''معلمہ کی فریاد'' کے عنوان سے ایک فکر انگیز مضمون شائع ہوا تھا، جو درحقیقت ''پوری امت کی فریاد'' ہے۔ اس تجزیے کے اختتامیہ کے طور پر مذکورہ مضمون کا اختتامیہ بتصرف پیش خدمت ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''بچپن میں علم سیکھنا پتھر پر نقش اور بڑھاپے میں پانی پر نقش کے مترادف ہے۔'' ☆ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچپن کے نقوش بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ اس معصوم دور میں حاصل کی جانے والی تعلیم و تربیت انسان کی شخصیت کا لازمی حصہ بن جاتی ہے۔ ایک انسان کی ذہنی تربیت پوری انسانیت کی تعلیم و تربیت کے مترادف ہے۔ اسی لئے تعلیم و تعلم کو پیغمبرانہ پیشہ قرار دے کر عبادت کا درجہ دیا گیا ہے، جو انتہائی احتیاط اور باریک بینی کا متقاضی ہونے کی وجہ سے ایک مشکل کام ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ اسی سے واضح ہوتا ہے کہ ایک انسان کی تعلیم و تربیت پوری انسانیت کی خیر خواہی ہے۔ ایک دانا کا قول ہے کہ کسی قوم کا مستقبل دیکھنا ہو تو اس کی درسگاہوں کا مشاہدہ کرلو، کیونکہ انہی میں نئی نسل کو اخلاقی، معاشرتی، روحانی اور سماجی تربیت کے ذریعے مستقبل کی قیادت کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ بنیاد مضبوط ہوگی تو عمارت مستحکم ہوگی، کج بنیاد عمارت کی کجی کا باعث بن جاتی ہے۔

بچے کی تعلیم و تدریس اور فکر و نظر کی تربیت میں بنیادی کردار ''کتاب'' اور ''استاذ'' ادا کرتے ہیں۔ استاد کلاس میں وہی مفاہیم نوخیز اذہان میں منتقل کرے گا جو کتاب کا مواد مہیا کرے۔ اس لئے اچھی کتاب اور فکر انگیز تحریر کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تربیت میں انسان کی سوچ بھی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے جو دو طرح کی ہوتی ہے یعنی مثبت و منفی۔ ان کے بین بین جو سوچ ہوگی وہ گنجلک کہلائے گی۔ بچوں کو مثبت طرز فکر دینے کے لیے بالکل واضح رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، انہیں فسق و فجور پر مبنی کہانیوں میں الجھانا ان کی صلاحیتوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔'' [بشکریہ: اردو ڈائجسٹ، مارچ 06ء]

☆ ''العلم فی الصّغر کالنقش فی الحجر'' ضعیفٌ (مختصر المقاصد الحسنة، رقم الحدیث ٦٥٥)

© rasailojaraid.com